منشورِ محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ نورِیت بلا نوریہ انجمن تبلیغ ؛ گویان صفت و سیرت مبروہ محمدؐ۔

نمبر ۶ | مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بعضا مین تردید مذہب چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بصیغہ پیشگی مذہبیہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع آنی چاہئے

قبول اسلام

(راندیر مین)

یہان پر اہل اسلام نے ایک انجمن غالبًا جناب حاجی یوسف صالح صاحب پو کی سعی سے قائم کی ہے اسکا نام محفل اسلام ہے۔ یہہ انجمن اسلام کی اشاعت مین سعی اور کوشش بلیغ کرتی ہے اور نومسلمون کے لئے اس انجمن مین تین ماہ تک خوراک پوشاک کا بندوبست بھی کیا گیا ہے تاکہ نومسلم اطمینان کے ساتھہ ضروری عقاید و مسائل سے واقف ہون جب تک منشور محمدی جاری تھا اس انجمن کے نومسلمون کے نام وغیرہ اسمین درج ہوا کرتے تھے مگر اس زمانہ مین جب کہ منشور محمدی موقوف تھا قوم میمون تخمیناً ۴۰ آدمیون کو جناب مولوی حافظ غلام محمد صاحب سورتی نے وہان کی مسجد قوت اسلام مین کلمہ پڑہا کر مسلمان کیا۔ ان سب کے نام محفل اسلام کے دفتر مین معہ عمر وغیرہ کے موجود ہین

(حیدرآباد دکن مین)

جناب معتمد انجمن تبلیغ اسلام کے تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ انجمن مذکور کے نومسلمون کی تعداد اب تک ۲۴۰ کو پہونچ چکی ہے۔ اللہم زد فزد۔

(رسول کنڈہ مین)

ایک ہندو بڈرڈی رامسامی نامی باشندۂ تمپور نے بعد نماز جمعہ دین اسلام سے مشرف ہوا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ اسکے بہت قرابتدار عہدہاے سرکاری پر مامور ہین۔ شمس

لورپول کے حالات

لورپول مین انگریزی باشندون کے اسلام قبول کرنے کی کیفیت اور ان کی رسومات شرعیہ کے پابندی کی حالات روز روشن کے طرح عیان اور آفتاب کے مانند تابان ہوچکی ہین۔ مگر ابھی تک عیسائی وہی اپنی قدیم حق کو چھپانے والی عادت سے اسکا یک لخت انکار ہی کئے جاتے ہین۔ کبھی تو اسکے ثبوت کے لئے کوئی شرط باندہنے موجود ہوجاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ ہم تو لورپول ہی سے

چلا آتا ہین رہنے ان امور کی تحقیق بھی کی مگر کچھ اتا پتا نہین ہے کوئی کچھ کوئی کچھ۔ تعجب ہے کہ اکناف عالم کے مسافر وہان جاتے ہین اور ان نومسلم سپاہیون کی حالات کو اپنے انکھون سے دیکھتے بھالتے ہین۔ اور بصورت مسلمان ہونے کے ان کی ملاقات اور رسومات شرعیہ مین شمول سے حظ وافر حاصل کرتے ہین مگر عیسائی ہین کہ ان کی انکھ پر پٹی بندھجاتی ہی اور کچھ سجھائی نہین دیتا۔ لورپول اکو نے ایک جلسہ کے حالات جسمین ممالک مختلفہ کے مسلمان جمع تھے طبع کیا ہے جسکا ترجمہ یہان درج کیا جاتا ہے۔

"برد نام تحریس کی مسلمانون کی مسجد مین ایک اتوار کو کئے ایک ممتاز اور معزز مسلمان ہندوستان شام مصر اور ترک کے حاضر تھے۔ ظہر کی اذان ڈبلیو حسن واٹسن ایک انگریز نومسلم نے کہی اور تمام جمعہ کے حاضرین نے امام بنکر نماز پڑھائی۔ عشا کی نماز مین پیروت کے ہاشم تباری مؤذن بنے اور بمبئی کے سید محمد اللہ رکھا امام۔ عام مجلس مین حسین احمدیون کو بھی اجازت ہی ڈبلیو بیچ کو سنیکے "خدا کے شاہدین" پر لکچر دیا جسکو ایک بڑی جماعت نے پسندیدگی کے ساتھ سنا۔ غیر ملک کے حاضرین مین انکے علاوہ جنکا تذکرہ ہوچکا ہے قسطنطنیہ کے شاہی سلاح خانہ کے نقشہ نویس اعلی کرنل احمد بے اور انکی چھوٹی بیٹی صوفیہ جو باوجود اس کے کہ دس برس کی ہے اپنی مادری زبان کے علاوہ انگریزی فرنچ اور فارسی زبان نہایت طلاقت کے ساتھ کرتی ہی قسطنطنیہ کے کسٹان افندی۔ بنگلور کے حاجی اسمعیل سیٹھ ہای کورٹ حیدرآباد دکن کے پلیڈر سید محمد نورالدین بلہاری کے اسماعیل ابراہیم سیٹھ۔ بمبئی کے عبدالرحمان اللہ رکھا۔ اور حیدرآباد کے نواب حافظ سید احمد رضا خان بہادر کے فرزندان توام سید محمد حسن اور سید محمد حسین حاضر تھے"۔

گلاسگو ملک اسکاٹلنڈ مین عید الفطر

نماز عید الفطر کے ادا کرنے کی غرض سے قریب ایک سو مسلمان جنمین اکثر ہندوستانی ملاح تھے دخانی جہاز "کلان ماتیسن" پر جمع ہوے تھے۔ چند اور پنجابی مسلمان بھی ڈاکٹر جہانگیر انکھ کے معالج کے ماتحت اس جماعت اہل اسلام مین شامل ہوے نماز کے اختتام کے بعد ان پیروان پیغمبر عرب صلعم کی ہندوستانی دستور کے مطابق میوون اور دودھ کی ضیافت کی گئی۔

ایک آفت سے چھٹے دوسری پھندے مین پھنسے

(ایک دوسری دل آزار کتاب)

خدا خدا کر کے دہلی کے مسلمانون کا وہ ڈپوٹیشن جو پادری ولیم کی ناقابل الاشاعت کتاب کی انسداد کی غرض سے گیا تھا کامیاب اور بامراد لوٹا ہی تھا کہ ہمین ایک اور کتاب کی خبر ملی جو سورت ایرش مشن کے ایک پادری نے شایع کی ہے۔ عیسائی پادری بھی عجب بلا کے متعصب ہوا و ہوس کے پیرو اور نفس کے مطیع و منقاد ہوتے ہین اور تعصب و عناد کا نشہ ان پر اسقدر غالب رہتا ہے کہ ان کو خیال ہی نہین رہتا کہ زبان سے کیا نکل رہا ہے اور حقیقت نفس الامری کیا ہے کیا کہہ رہے ہین اور کیا کہنا چاہئے براہین و دلائل کو تو ایک طرف رہنے دیتے ہین اور حرف واہیات اور خرافات بدلیل

باتون اور جوش دلانے والے الفاظ سے کام لیتے ہین اس ایرش مشن کے پادری نے بھی ٹی ولیم کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ استعمال کئے ہین۔

ممکن نہین کہ ایک اسلام کے ہواخواہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار کے نظر سے اسکے کرخت اور ناقابل برداشت الفاظ گزرین اور اسکو بے چین کئے بغیر رہین۔ اس کے الفاظ ہر مسلمان کے دل مین نشتر سے زیادہ اثر کرنیوالے اور آنسو کے عوض خون بہانے والے ہین ؎

یہ کتاب گجراتی زبان مین لکھی گئی ہے اسکا نام "شوع تتفا محمد نر مقابلو" یعنے یسوع اور محمد کا مقابلہ ہے۔

خیرخواہان دین اور باغیرت وحمیت اہل اسلام اور مسلمان اخبارات سے امید ہے کہ جسطرح انھون نے ٹی ولیم کی کتاب کے برخلاف گورنمنٹ کو متوجہ کرکے تمام اہل اسلام کو ممنون کیا تھا اسی طرح اس کتاب پر بھی قلم فرسائی کرین گے اور گورنمنٹ سے مسدودی کی درخواست کرکے خوشنودی مولی اور مشکوری اہل اسلام کے مستحق بنین گے۔

دہلی کے اہل اسلام سے تو دوسرے ڈپوٹیشن کی درخواست نہین کیجاسکتی کیونکہ وہ دوسرے احاطہ مین واقع ہے مگر بمبئی کے غیرت مند اہل اسلام سے گزارش ہے کہ وہ ضرور اہل دہلی کی تقلید کرینگے اور ڈپوٹیشن اور عرایض

سلہ ہمارا خیال جائز نہین دیتا کہ ان الفاظ کو رقم کرین مگر اطلاع و اعلام اہل اسلام کے خیال سے صفحہ ۶ کے بعض فقرون کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے "سورہ ۴۸ آیت ۱۔ ۲۔ خدا محمد کو کہتا ہے کہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ تجھ کو معاف ہو۔ اگلے گناہ محمد کا براکام مریم مصری لونڈی کے ساتھ۔ یہ بات مفصل سورہ ۶۶ مین لکھی ہے پچھلے گناہ۔ محمد نے اپنی متبنی زید کی زوجہ زینب کے ساتھ ایسا زنا کیا کہ کوئی بھی ایسا زنا نہ کرے

کے ذریعہ سے گورنمنٹ سے اسکی مسدودی کی درخواست کرکے سارے اہل اسلام کو ممنون کرین گے اور اس دینی حمایت کے عوض مین مستحق ثواب ہونگے۔

اسلام کی حمد گی گالا نکھارا یک آرچ بشپ کے زبان سے

ہزاز مفت گورنر بہادر نے مسلمان دہلی کی عرضداشت کا جواب دیتے ہوے ایک مبراخبار مکار ڈن مورخہ ۲۲ جون سنہ ۹۲ بھی جس مین چرچ آف انگلنڈ کے آرچ بشپ کا اسلام پر ایک مضمون ہوا تھا دیا تھا ہزاز کے وہ الفاظ جو اس اخبار کو دیتے وقت زبان سے نکلے تھے اسلام کی وقعت و شان ظاہر کر رہے ہین۔ ان کی تقریر سے صاف یہ بات متشرح ہے کہ گو عیسائیون کے پادری زبان سے کچھ ہی کہین مگر وہ خود اسلام کی حقیقت سے آگاہ ہوتے چلے ہین۔ آرچ بشپ کے مضمون سے جسکا ترجمہ نیچے درج کیا جاتا ہے معلوم ہوگا کہ وہ بھی اسلام کی عمدگی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض بعض الزامون کو بھی جیسے غرور شہوت بے رحمی وغیرہ آرچ بشپ نے اسلام پر سے دفع کیا ہے۔

"اسلام جیسے عمدہ مذہب سے بنی نوع انسان کو جو فائدہ ہے ہم اکثر اوقات اوس کی قدر نہین کرتے مین کہونگا کہ جو اشخاص مذہب اسلام سے بخوبی واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اسلامی اثر سے بہت سے طریقون مین عمدہ خصایل پیدا ہوتے ہین (مثلاً عادل دیندار اور سچے لوگ) جن کی تمام اشخاص عزت کرتے ہین جو ان سے اچھی طرح واقف ہین۔

ایسے خصایل ہر مذہب کے لئے خواہ وہ اسلام مین ہون
یا کسی اور مذہب مین ایک بڑی قوت ہی - ہر مذہب کی
اصلی طاقت وہ خصائل ہین جو اسکے اثر سے پیدا ہون
نہ کہ ان امورات سے جو کتابون مین مندرج ہون
یا عبادت گاہون مین بطور دعا کے پڑہے جاوین یا
بیان کئے جاوین یہی خصائل عوام الناس مین مذہب
کی ذہنیت کے لئے ہین اگر ہم خصم اسلام کو اسقدر
سخت بے تابوا و مثل ناقابل فتح قلعہ کے یا ناقابل
شکست چٹان کے پاتے ہین تو یہہ اسوجہ سے نہین
ہے کہ مذہب مذکور کوئی ایسا مذہب ہے جو غرور
شہوت بیرحمی کو ترقی دیتا ہے - مین عیسائیون
کے کام پر افسوس کرتا ہون اور اسبات کا یقین نہین
کرتا کہ اگر ہم صرف کام ہی کرین یہ یقین کرکے کہ کسی قوم
کا مذہب جسکو خدا نے اس مین برتنے اور اس کے
ہادی ہونے کے لئے اجازت دی ہے تو جب تک کہ
مذہب عیسوی اس کے دقایق کے پہونچنے کے لئے
مستعد نہو ہم کیسے کامیاب ہون -

مین اس امر پر یقین نہین رکہتا کہ ہمکو ایسی حالت مین
کامیابی ہو اگر فرض کرین کہ خود مذہب اسلام نے
غرور - شہوت پرستی اور بیرحمی سکہلائی ہے ایسی
صورت مین لندن کے گناہون کا الزام بہی اسی
بنا پر انجیل پر لگایا جاسکتا ہے -

ہم جانتے ہین کہ مسلمان کیا کیا گناہ کرتے ہین لیکن
ہم کیا یہ نہین جانتے کہ دیگر مقامات کے باشندے جہان
انجیل کی تعلیم نہایت سرگرمی اور استقلال سے
ہوتی ہے کیا کیا گناہ کرتے ہین - ہم غلطی کرین گے اگر ہم
برائی کی اصلیت کو نہ دیکہین گے - ہم کو انسان کے
طبعی مذہب کو دیکہنا چاہئے اور پہلے ہم کو ایک مذہب
ماننا چاہئے کہ جس نے اپنے پیرؤن کے حتی المقدور
اخلاقی و روحانی بہبودی کی ہو - جب ہم ایسا تصور
کرلین اور یہ ہی نیت ہو تب ہم آگے بڑہ سکتے ہین
اور اپنے آپ کو بطور ایسے اشخاص کے پیش کرسکتے
ہین کہ جو ایک زیادہ عمدہ طریقہ پرانے مذہب کے پیرو
اقوام کو بتلا سکین بیشک اسلام اعلیٰ درجہ کے خصائل
پیدا کرتا ہے اگر کوئی شخص مسلمانون کی عبادت گاہون
مین جاوے تو ممکن نہین کہ اوسپر نمازیون کے اظہار
خضوع و خشوع اور محویت اور مصروفیت کا اثر نہو
ہم کو مسلمانون کی بابت یہہ سمجہہ کر بحث نہین کرنی چاہئے
کہ خود مسلمان اپنے مذہب کو آپ ہی ناقص خیال کرتے
ہین اور صرف بوجہ غرور اور ہٹ دہرمی کی ہماری
بات کو نہین سنتے جب ہم ان سے بحث کرنے جائین
تو اس بات کو تسلیم کرین کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہی
اپنی قربت کی راہ کا بہت کچہ حصہ دیا ہے اس درجہ سے
آگے بڑہکر ہم کو اون سے بحث کرنی چاہئے اور ہم کو
یاد رکہنا چاہئے کہ مسلمان اپنے آپ کو یورپین یا
انگریزون سے پس ماندہ نہین سمجہتے وہ اپنی پاک
کتاب کو عیسائیت پر ترجیح دیتے ہین اور جب تک ہم
ان کو انہین کے دلائل سے قائل نہ کرین اور تا وقتیکہ
ہم انکے دلائل کو اچہی طرح نہ سمجہہ لین اور جب تک ہم
ٹھیک طور پر یہ نہ معلوم کرین کہ نیک خصائل و خیالات

پیدا کرنے مین اونکا کونسا درجہ ہی اور بغیر اسکے کہ مسلمانون کے خشوع وخضوع عبادت کو جو اُن مین ہے نہ مانین اور بجز اسکے کہ ہم مسلمانون مین عمدہ خصائل کے پیدا ہونے کو جو اینن انہین اسباب سے پیدا ہوتی ہین دریافت کرنے کے لئے طیار نہون ہمکو کوئی استحقاق اسلام جیسے مذہب سے بحث کرنے کا حاصل نہوگا یہ ایک ایسا مذہب ہی کہ جس کو ہمین خوب اچھی طرح سے سمجھنا اور ضبط کرنا چاہئے "فقط"۔

آریون کو مختصر ہدایت

جاگورے تم آریہ بھائی غفلت مین کیون سوتے ہو
وید مین حق کا بھید نہین ہی ناحق دہرم کو کھوتے ہو
اوا گون کا ایر پھیر ہے مکتی کسکو کہتے ہین
زخم کو دھو دیا رے بھنو پٹی کو کیون دھوتے ہو
مانس کا تیاگن دہرم نہین ہی کہانے پر کیون نیم کرد
پسو کے خاطر مانس سے تم بیج بدی کا بوتے ہو
وید کی رو سے قربانی سب بڑے مہاشیہ کرتے تھے
ہم نے ہی کیا ظلم کیا ہے کرد ے ہم پر ہوتے ہو
بنی خدا کا چھوڑ کے پیار وحق کا بھید نہ پاؤگے
اپنی مارگ جان بوجھ کر کانٹے ناحق بوتے ہو
راہ نما بن راہ بتا دے بھٹک بھٹک جی جان کنوا ے
نرک کا کنڈا جا کھڑکا دے حسرت سے پھر روتے ہو
آپس مین خونریزی کرنا خوب نہین ہی نشچے جانو
تا بل کے ہم پوتے ہین تم قاین کے پر پوتے ہو
اصل نسب سب ایک ہی سبکی ریت رکھو تم ریت رکھو
وید کی ریتی خوب نہین ہی جیگڑ جھگڑ پت کھوتے ہو

عطا کہے بیکس ہے ہر دم باکس ہو اسلام مین اگر
ست دہرم کو چھوڑ کے پیارے دیانند مسنگ ہوتے ہو

راقم۔ سید غلام مولیٰ عطا از بوڈاہیڑی۔

سوال عیسائیون کی خدمت مین بامید جواب

تمام افراد بنی نوع انسان مین سے کوئی فرد بشر تمام شریعت الٰہی مقررکردہ پر عمل کرسکتا ہے یا نہین۔
شق اول اگر تمام افراد مین سے کوئی نہ کوئی فرد بشر عمل کرسکتا ہے تو ہم کہتے ہین کہ اس فرد کامل کو جسنے تمام شریعت الٰہی پر عمل کیا اپنے عملون کے ذریعہ نجات ہوگی یا نہین۔ اگر نجات ہوگی تو پھر کفارے کا عام ہونا باطل ٹھہرا۔
شق ثانی یعنے اگر کوئی فرد بشر تمام شریعت الٰہی پر عمل کرہی نہین سکتا یعنے شریعت پر عمل کرنا غیر ممکن ہے تو عرض یہ ہے کہ پھر خدا نے تمام انسانون کو یہہ تکلیف مالا یطاق کیون دی کیا یہہ کسی گورنمنٹ کا قانون ہے کہ اپنی رعایا پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال کر ان کو مجرم قرار دے یہہ امر کوئی عاقل تسلیم وقبول نہین کرسکتا۔

سایل کمترین الہ دین لودہیانوی۔

امریکہ مین مذاہب کی تحقیق

گورنمنٹ امریکہ کے طرف سے یہہ اشتہار جاری پایا ہے کہ دنیا مین اسوقت متعدد مذاہب جاری ہین اور ہر ایک شخص اپنے مذہب کو حق تصور کرتا ہے اس لئے مناسب تصور کیا گیا کہ جانچ وپرتال ہو کہ کون مذہب سچا ہے اور اس جلسہ مین بالکل آزادی بخشی گئی کہ

جو کچھہ دلیل رکھتا ہے اپنے حوصلہ کے موافق مدعی مذہب
خود حاضر ہو کر بیان کرے اور ہر ہر کا بیان جمع ہو کر کے
پیچھے اسکی کتاب بنا کر کے چھاپ دیجاویگی تاکہ ہر کوی
اس کتاب کو خرید کر کے دیکھے اور تجویز کرے مذاہب موجودہ
اسقدر ہین - برہمن ہند - آریا - برہمو - پارسی - بودہ
چینا - یہودی - عیسائی - رومن کتھولک - پراٹسٹنٹ
یونی ٹیرین - تہزم - ڈیزم - ای تھیسٹ - محمدی
حنفی - اہل حدیث - شیعہ - مباحثہ مذہبی مین دلائل
عقلی و فلسفی پیش کرنا ہوگا دنان پر وید شاستر و پوران
ژند و ساتیر و بائبل و قرآن سے کچھہ سروکار نہین
ہے اور مسائل زیر بحث یہہ ہین -
نمبر ۱ - خدا یا گاڈ یا پرمیشر کیا شئی ہے اسلئے کہ اوصاف
خدا ہر مذہب مین مختلف طور پر ہے -
نمبر ۲ - مذاہب موجودہ سے انسان کو دنیا مین رہکر کسی
مذہب کی پابندی رکھنا ضروری ہی یا نہین -
نمبر ۳ - مذہب کیا چیز ہے اور کیا اسمین حکمت ہی اور
کیا اسکی ضرورت ہے اور کسوجہ سے ہر ملک مین پیدا ہوا
اور کسوجہ سے دوسری زمانہ مین ناقابل اور مکروہ سمجھا
گیا اور یکقلم مردہ ہو کر دنیا سے اٹھہ گیا جس طرح چیر قدیم
عمارتون کا نشان یا قدیم صنایع و حرفہ بغیر زور مخالف
کے از خود اٹھہ گیا جیسا کہ مٹی کا تیل جاری ہونے سے
تیسنی کا تیل جلانا خود بخود موقوف ہو گیا یا ریل جاری
ہونے سے جانورون کی سواریان منزلون کی خود و
بخود بند ہو گئین یا ولایتی کاغذ و ولایتی کپڑا و ولایتی
دوا جاری ہونے سے ہر جگہہ کی قدیم دستکاریان

واسباب و آلات بننا و نکاس کم ہو گیا یا بند ہو گیا یا
گھٹتا چلا جاتا ہے - ہیدیون کی قدیم طبابت مسلمانون
کی طبابت عربی کی انگریزی ڈاکٹری طبابت ایلوپیتی
ہومیاپیتی وغیرہ وغیرہ کبھی کسی قوم نے علم کے موقوف
کرنے پر زور نہین ڈالا - مگر جبکہ بے ضرورت و بے فائدہ
منصور ہوا خود انسان چھوڑ دیتا آیا مذہب کا کوئی
حصہ بھی مثل علوم سنسکرت و علوم یونان و رومیون
کی مشابہ ہی یا نہین فقط تواریخی ثبوت سنایا جاویگا
یہہ جلسہ ایک دو ماہ کا نہین بلکہ جب تک شائقین کا
آنا دیکھا جاویگا قایم رہیگا خرچہ آمد و رفت و زاد راہ
مسافران یا مکان سکونت کا دینا سوسائیٹی امریکہ ذمہ دار
نہین ہے اپنا کرو جہان پسند ہو کرایہ مکان لو یا ہوٹل
سرائے یا مسافر خانون مین اترو - وہان کتب خانہ سرکاری
موجود ہے اور ہر ہر زبان مین کتب خانہ عظیم فراہم
کیا گیا ہے جسکا دل چاہے وہان پر بیٹھہ کر کے سیر کرے
اب جسکا دل چاہے مسلمانان ہند سے کمر باندھکر جاوین
اور مسلمان بناوین زبان جلسہ کی انگلش ہے اگر کوی
شخص انگلش نہین جانتا ہے بذریعہ درخواست کے
پیشتر خبر دیوے اس زبان کا مترجم مقرر کر لیا جاویگا -
اگر کوی شخص یہ چاہے کہ ہم اپنا مباحثہ تحریری اپنی اپنی
زبان مین ہیجدیون پس ایسے کاغذات ڈاک پر مطلق
توجہ نہوگی مگر جو لوگ نامی و مشاہیر اہل علم سے ہین وہ
انگریزی مین لکھین یا ترجمہ کرا کے کسی دوست کو مقام
یوسٹن امریکن سوسائیٹی مین ہیجدیون کہ وہ شخص
وکالتہ جلسہ مذہبی مباحثہ مین روبرو حاضرین علماء

جامع الفنون پڑھکر سناوین اور ہر ہر بیان کا کاغذ بعد پڑھنے کے اپنا دستخطی جلسہ مین حوالہ کر دینا ہوگا اور واسطے داخل ہونے جلسہ کے ٹکٹ لینا ہوگا۔ اسپر کچھہ محصول نہین ہے یہہ انتظام اسلئے ہے تاکہ فضول تماشہ بین عوام الناس بہر کر جگہون کو تنگ نکر دیوین فرانس و جرمن و انگلنڈ و امریکہ سے بہت آدمی جاوینگے مسلمانون مین صرف مسٹر کوئلیم کا حال دریافت ہوا ہی کہ وہ اپنے جانے کے لئے اسباب سفر کی تیاریان کر رہی ہین اور امریکہ مین علوم حکمیہ اسوقت نہایت ترقی پر ہے اور اکثر لامذہب و نیچری ہین البتہ عیسائی رومن کتھولک و پراوٹسٹنٹ و یونی ٹیرین و ڈیزم و اہل جرمن و فرانس و انگلنڈ بھی بکثرت موجود ہین اور مذاہب موجودہ مین صرف بدھ کو اچھا سمجھتے ہین اور بعدہ مذہب ویدانت کو سارا قصہ مین ایسا جلسہ بزمانہ قدیم عہد قسطنطین اعظم قسطنطنیہ چوتھی صدی عیسوی مین ہوا تہا اور پھر کچھہ بزمانہ خلیفہ مامون عباسی اور پھر ایران مین عہد خلافت بندہ خان سلطان اولجا بتو ترک اور پھر عہد جلال الدین اکبر شاہ کلان دہلی مین اور جلسہ مذکور یادگار رہوگا۔

العبد سید احمد حسین مٹینہ

عیسائیون اور آریون کا حصول نجات مین رحمت اور شفقت خداوندی سے محروم ہونا

ناظرین اخبار منشور محمدی اوپر کا عنوان دیکھکر تعجب کرینگے کہ عیسائی اور آریہ کیون رحمت اور شفقت خدائے رحیم سے محروم ہو سکتی ہین۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم عنوان مذکورہ بالا کی کچھہ دلائل بیان کر دین۔ اے حضرات ناظرین اخبار آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ہماری گناہون کا فدیہ و کفارہ ہوے اور لفظ فدیہ کی معنی عوض و معاوضہ کی ہین یعنے کسی شئی کے عوض مین کوئی چیز حاصل کرنی۔ چنانچہ میان پولوس اپنے خط گلتیون باب ۳ آیت ۱۳ مین فرماتے ہین کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے بچایا وہ ہمارے بدلہ مین لعنتی ہوا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ دیکھئے آیت مذکورہ بالا سے صریح معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح نے اپنے خون کے بدلے خدا سے عیسائیون کو مول لیا گویا حضرت مسیح مشتری اور خدا بائع اور عیسائی مبیع ٹھہرے۔ اب ناظرین باانصاف غور فرماوین کہ خدا کی رحمت اور شفقت سے عیسائیون کی نجات کو کیا علاقہ۔ جب نجات اخروی حضرات عیسائیون کو حضرت مسیح کے خون کے بدلے حاصل ہوی۔ پس خدا یتعالے کا بموجب عقیدہ عیسائیون کے بلا عوض و معاوضہ یعنے بدون فدیہ و کفارہ کے آخرت مین کسی گناہ گار کو نجات دینا ثابت نہوا تو یہ امر ظاہر ہے کہ نجات بلا عوض فدیہ و کفارہ کے رحمت اور شفقت خداوندی کی منافی ہے کیونکہ فدیہ کہتے ہین عوض و معاوضہ کو۔ جب حضرات عیسائیون کی نجات معاوضہ پر ٹھہری تو عیسائی صاحبان انصاف سے غور فرماوین کہ پھر رحمت خداوندی سے کیا مطلب ہین رحمت خداوندی مین عوض و معاوضہ ہی ہو سکتا ہی۔ یہ ظاہر ہے کہ جہان عوض و معاوضہ ہے وہان رحمت و شفقت نہین۔ اور جہان رحمت و شفقت ہے وہان عوض و

معاوضہ نہین۔ پس یا تو عیسائیون کو خود اپنی ساختہ پرداختہ
انوکہی مسئلہ فدیہ وکفارہ کو مردود قرار دینا پڑیگا۔ یا رحمت
وشفقت خداوندی سے محروم ومایوس ٹہرینگے۔ کیونکہ اوپر
ہم ثابت کرچکے ہین کہ مسئلہ فدیہ وکفارہ منافی ہی صفت
رحمانیت کی۔ پس جمع ہونا ان دو امرون کا محالات سے ہے
باقی رہے ہمارے مہربان حضرات آریہ۔ یہ حضرات از روے وید
مسئلہ تناسخ کے قائل ہین اور اس مسئلہ تناسخ کی حقیقت یہ ہے
کہ انسان جو اس انسانی چولہ مین نیک وبد اعمال کماتا ہے
مطابق اسکی کرمون کے اللہ تعالیٰ جو صفت عدل سے موصوف
ہی بہلی اور بُری جونون یعنے مختلف اجسام مین بطور جزا
وسزا کے داخل کرتا ہے اور اگر کوی مجرم اور خطاکار لاکہ بار
بہی عجز ونیاز سے توبہ واستغفار کرے اور جناب باری
مین گڑگڑاے اور خدا رحیم کی رحمت اور شفقت کا امیدوار
ہوکر التجا کرے اور اپنی گناہون کا اقرار کرکے یہ عرض کرے
کہ ای رحیم وکریم ذات باری مین تیری رحمت وشفقت کا امیدوار
ہوکر عرض کرتا ہون کہ تو اپنی رحمت سے میرے گناہ بخشدے
اور مجہہ کو بُری جونی کی جگہہ اچہی جونی عنایت فرما۔
تو آریہ صاحبان کا عقیدہ اس امر مین یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ
ہرگز ہرگز کبہی خطاکار کی خطا معاف نہین کرسکتا اور کیونکر
معافی مجرمین فرمائی۔ کہ جب ایک مجرم کی خطا بخشنے سبب
رحمت وشفقت کے تو پہر دوسرا بہی مستحق بخشش کا ہوسکتا ہی
یونہین رفتہ رفتہ تمام مجرمین اور خطاکار بخشش پاکر نجات
دائمی پاجائین تو کارخانہ جاری شدہ مین خلل واقع ہو
کیونکہ یہہ کارو بار دنیا صرف تناسخ ہی کی بدولت چل
رہا ہے اور انسان کے ہی اعمال مختلف صور تونمین ظاہر
ہوکر کہین گہوڑے اور کہین بیل وگائین اور کتے وغیرہ
حیوانات جو ہمارے آرام کی باعث ہین بنکر ہمین سکہہ دی رہے
ہین کیا ہوسکتا ہی کہ خدا اپنے کارخانہ جاری شدہ کو بند
کرکے مجرمین کی خطائین رحمت سے معاف فرمائی اگر کوی یون کہے
کہ ہوسکتا ہی کہ کارخانہ دنیا ہی جاری رہے اور خطاکار وگنہگار
نجات دائمی بہی پاجائین تو کیا نقصان ہے۔ جواب۔ نقصان
اسمین یہ ہے کہ بموجب عقیدہ آریہ خدا مین یہ قدرت ہی نہین جو ارواح
جدیدہ پیدا کرسکے۔ لاچار انہین ارواح موجودہ مین سے جسکی تعداد
کل سارے چار ارب ہے الٹا پلٹی سے کام چلا رہا ہے اور انہین ارواح
موجودہ کو تناسخ کے کوین مین ہرٹ کی طرح ڈبوتا اور نکالتا ہے
اگر تمام روحین نجات دائمی پاجائین تو پہر تناسخ کا چرخہ بند
ہوجاے۔ پہر خدا کو بیکار رہکر ماتہ پر ماتہ دہر کر بیٹہنا پڑے
اسلئے خدا نے رحمت اور شفقت فرمانے سے اپنا ماتہ روک لیا ہے
پہر آریہ صاحبونکا خدای پاک کی رحمت کا امیدوار ہونا
ایک بہر فضول نہین تو اور کیا ہی۔ اور یہ عقیدہ آریونکا عام ہے
کہ روح اور مادہ خدا کی مخلوق نہین۔ بلکہ خدا کی ذات کیطرح
از خود یعنے واجب الوجود قایم بالذات حی لایموت ازلی و
ابدی ہین۔ اور نہ خدا ان ہر دو کو فنا کرسکتا ہی۔ روح اور
مادہ بسبب قدامت کے گویا خدا کے قدیم ہمسایہ ہین۔ جو اتفاقیہ
خدا کو کہین سے ماتہ آگئے ہونگے۔ جنکو جور جبار کرخدا صانع بن بیٹہا
نہ کہ خالق۔ کیونکہ خالق اسکو کہتے ہین جو عدم سے موجود کرے سو
بموجب عقیدہ آریہ خدا عدم سے موجود نہین کرسکتا۔ اسلئے وہ
خالق نہین ہوسکتا۔ جاے تعجب ہے کہ آریہ اپنے بڑے بہائیون ہندؤن
کو بسبب بت پرستی اور دیگر مخلوق پرستی کے مشرک خیال کرتے
ہین اور آپ خاص ذات باری مین روح اور مادہ کو قدیم اور

مطبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔